قربانی کا جانور خریدنے میں مالی تعاون کرنا

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2751

تاریخ اجراء: 20 ذیقعدۃ الحرام 1445ھ / 29 مئی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص پر قربانی واجب ہو اور وہ جانور لینے جائے تو جانور کی قیمت زیادہ ہو اور اس کے پاس رقم کم ہو، ایسی صورت میں کوئی دوسرا شخص اس جانور کو خریدنے میں اپنی طرف سے ثواب کی خاطر کچھ رقم ملا کر جانور خریدنے میں اس کی سپورٹ کر دے، اس کا مقصد جانور میں اپنی شرکت ثابت کرنا نہ ہو اور پھر جس پر قربانی واجب ہو، وہی شخص اس جانور کی قربانی کرے، تو کیا ایسی صورت میں اس جانور کی قربانی ہو جائے گی جبکہ اس جانور کی خریداری میں دوسرے شخص نے اپنی رقم ملا کر قربانی کرنے والے کی سپورٹ کی ہو، کیا دوسرے کے رقم ملانے سے قربانی پر کوئی فرق پڑے گا؟

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قربانی کا جانور جب کوئی شخص خاص اپنی قربانی کے لیے خرید کر اپنی طرف سے قربانی کرے اور دوسرا شخص صرف اس کی خریداری میں اپنی رقم ملا کر قربانی کرنے والے کو سپورٹ کر دے تو اِس سے قربانی کرنے والے کی قربانی پر کوئی فرق نہیں پڑے گا، اُس کی قربانی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس صورت میں وہ جانور خاص اسی قربانی کرنے والے کی ملک ہوتا ہے اور قربانی کے جانور کا قربانی کرنے والے کی ملک میں ہونا ضروری ہوتا ہے، اور یہ ملکیت اپنے لیے جانور خریدنے سے حاصل ہو جاتی ہے، اب اس کی قیمت کی ادائیگی کرتے وقت کسی سے مدد لینے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، ہاں پیسے ملانے والے شخص کو دوسرے کی واجب قربانی کی ادائیگی میں مدد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

بدائع الصنائع میں ہے" والثاني ملك المحل وهو أن يكون المضحى ملك من عليه الأضحية، فإن لم يكن لا تجوز" ترجمہ: دوسری شرط تو وہ قربانی کے محل کا مالک ہونا ہے، وہ یہ کہ قربانی کا جانور اس کی ملکیت میں ہو

جس پر قربانی واجب ہے، اگر جانور اس کی ملک نہ ہو تو قربانی جائز نہیں ہو گی۔ (بدائع الصنائع، جلد5، فصل في محل إقامة الواجب في الأضحية، صفحه76، دار الكتب العلمية، بيروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "ایک شریک اگر دوسرے شرکاء کے اذن سے زر مشترک سے جانور خاص اپنی قربانی کے لئے خرید کر اپنی طرف سے قربانی کرے تو بلاشبہ جائز ہے۔ اور قربانی صحیح ہو جائے گی، خواہ ان میں شرکت عقد ہو یا شرکت ملک۔۔۔ اخیر صورت یہ ہے کہ یہ شرکت خاص ہے اور جانور اس کی جنس تجارت سے نہیں، اول و اخیر یعنی شرکت ملک و شکل اخیر میں تو ظاہر ہے کہ یہ جانور خاص اس خریدنے والے کی ملک ہو گا۔ لان الشراء متی وجد نفاذا علی المشتری نفذ کما فی الاشباہ وغیرھا" (فتاوی رضویہ، ج20، ص372،373، رضا فاونڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net